www.novelsclubb.com
AYRA MEER
او میرے صنم
از قلم ازلین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

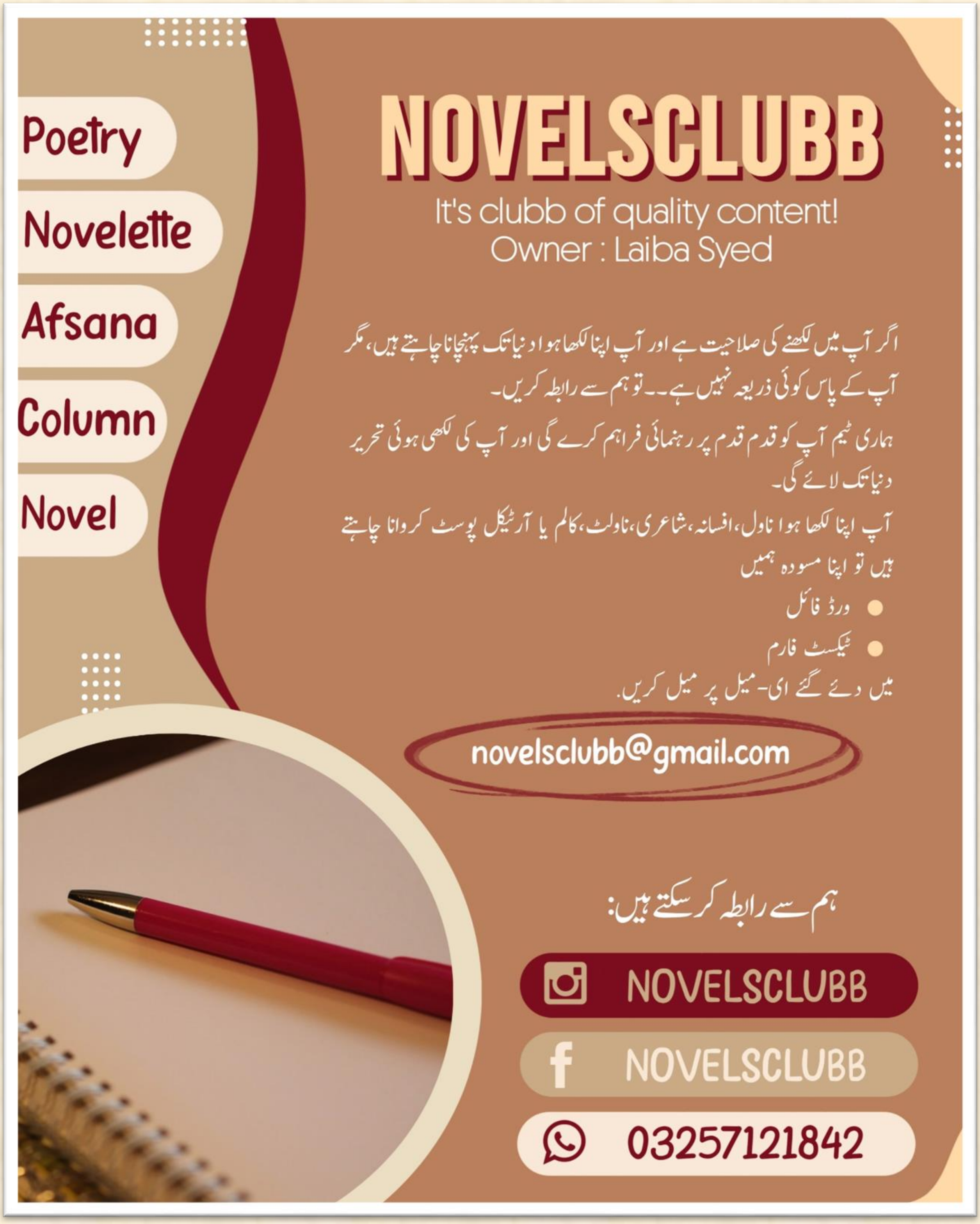

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

او میرے صنم

از قلم

ازلین

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "او میرے صنم" کے تمام جملہ حق لکھاری "ازلین" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

او میرے صنم

قسط نمبر ا

ہر پل ہر لمحہ میں کیسے سہتا ہوں

ہر پل ہر لمحہ میں خود سے یہ کہتا رہتا ہوں

تجھے بھلا دیا ہو و وو، تجھے بھلا دیا ہو و وو

پھر کیوں تیری یادوں نے

مجھے رلا دیا۔۔۔

پاس سے گزرتے ایک شخص نے یہ گانا لگایا ہوا تھا۔اِس گانے ہی سے تو سب شروع ہوا تھا۔وہ کیسے بھول سکتا تھا اِس گانے کو۔ سرخ آنکھوں کے ساتھ ذہن کے پردوں پر ایک ہی چہرہ اُس کے سامنے گھوم رہا تھا۔ گھنٹہ پہلے منگوائی گی کافی اب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ درد کی ٹیسیں اس کے سر میں اٹھ رہی تھیں لیکن وہ اور اُس کی زندگی صرف ایک چہرے کے گرد گھوم رہی تھی۔

"کاش وہ مجھے معاف کر دیں!"

ایک سرد آہ بھری گئی تھی۔اُس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔اس نے زندگی میں تنہائی کو ہی اپنا ساتھی بنالیا تھا۔

"ارے تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو! میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا" راحم اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

"یار بس وہ۔۔" وہ اتنا کہہ کر چپ ہو گیا

"کب تک تم یوں سب سے کٹ کہ رہو گے نائل؟ نا تم کسی سے ملتے ہو، ہر دوست کو تم نے چھوڑ دیا ہے۔انکل آنٹی سے الگ ناراض ہو!" راحم نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"پتہ نہیں" یہ کہتے ساتھ اس نے ارد گرد دیکھنا شروع کر دیا۔

یہ پیرس کا ایک مشہور کیفے تھا جہاں اکثر لوگ آکر اپنا خوبصورت وقت گزارتے اور اپنے لمحوں کو مزید خوبصورت بناتے تھے لیکن وہ شخص اپنی زندگی کی خوبصورتی کو شاید خود ہی مارنا چاہتا تھا۔اس کو وحشت ہونے لگی تھی اس کیفے سے،اس ماحول سے

"میں جا رہا ہوں" نائل اٹھنے لگا

"پاگل ہو یا مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے؟" راحم اس کا بازو پکڑتے ہوئے بولا

"میں تھک گیا ہوں!" نائل نے اداس لہجے میں کہا

"ہم خود تھک گئے ہیں" راحم نے تھکان سے بھرپور لہجے میں جواب دیا

"میں جا رہا ہوں" وہ اٹھ چکا تھا

"وہ جا چکی ہے! تم کب تک اُس کے لیے اِس طرح سے رہو گے؟" راحم کی بات پر اُس کے بڑھتے ہوئے قدم یک دم تھمے تھے۔ ان لہورنگ آنکھوں میں اِک عجیب سا تاثر اُبھرا تھا۔ اُس نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچے تھے۔ کالی جینز پر کالی ہوڈی پہنے ہوئے، شیو جو کہ حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی لیکن وہ اپنے اِس حلیے میں بھی جاذب نظر تھا۔ اِس حلیے میں بھی ہر آتی جاتی لڑکی کی نظر اس پر تھی۔ لیکن اب اُس کو اِن سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ جن دو آنکھوں کو چاہتا تھا وہ تو کب سے اُس سے روٹھے بیٹھی تھیں۔

وہ آگے بڑھنے لگا جب راحم اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"تمہاری زندگی میں ہماری کوئی اہمیت نہیں ہے نا؟ ہم جیئں یا مریں تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟" وہ چینخا تھا

نائل راحم کو نظرانداز کرتا ہوا پھر آگے بڑھا

"آنٹی روز رات کو ایک امید کے ساتھ مجھے فون کرتی ہیں کہ شاید تم آج ان سے بات کرو گے! شاید تم آج ان کے پاس واپس چلے جاؤ لیکن نہیں تم ایک selfish انسان ہو

جس کو اپنی خوشی ! اپنے فائدے یا نقصان سے غرض ہے !" راحم پھر سے اس کا راستہ روکتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا

"راستہ چھوڑ میرا" نائل دھیمی آواز میں اپنے لفظوں کو چبا چبا کر بولا

"نہیں چھوڑوں گا کیا کرے گا بول ! کیا کرے گا !" راحم اس کو دھکا دیتے ہوئے بول رہا تھا

"بول نا !" اس نے پھر سے اس کو دھکا دیا تھا۔

اِس وقت اُس کا جان سے پیارا دوست اس کے سامنے تھا جس نے کبھی اس کو تکلیف کے دوران اکیلے نہیں چھوڑا تھا تو آج وہ کیسے اس کو اکیلے چھوڑ دیتا

"چاہتا کیا ہے تُو ؟" وہ یکدم دھاڑتے ہوئے بولا

"کہ تُو واپس پاکستان چل !" وہ بھی جواب میں اتنی ہی زور سے چلایا تھا

لوگ ان دونوں کو دیکھ کر چہ مگوئیاں کرنا شروع ہو گئے تھے۔ کیفے کا مینجر ان دونوں کو دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا۔ ایک وہ تھا جو گھنٹوں اس کے کیفے میں بیٹھا رہتا تھا اور دوسرا وہ تھا جو اس کو پیسے دیتا تھا کہ اس کے دوست پر نظر رکھے۔ اس مینجر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کرے تو کرے کیا، باقی لوگ بھی پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"تُو نکل یہاں سے ! میں تیری شکل نہیں دیکھنا چاہتا !" نائل راحم کو دھکا دیتے ہوئے آگے بڑھا ہی تھا جب راحم نے اُس کو بازو سے پکڑتے ہوئے ٹیبل کی جانب دھکا دیا

''کیا مطلب ؟اب تُو مجھے یہ کہے گا کمینے ! تجھے سمجھ کیوں نہیں آرہا وہ چلی گئ ہے ! وہ واپس نہیں آئے گی ! کب تک اس کے لیے پوری دنیا سے کٹ آف ہو کے رہے گا تُو'' ابھی راحم کے لفظ منہ میں ہی تھے جب نائل نے اس کو پنچ مارا تھا۔راحم کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔نائل اس کو سخت گھورتے ہوئے وہاں سے نکلنے لگا تھا جب راحم نے اس کے چہرے پر پنچ مارا تھا۔ایک دوسرے کو مارتے مارتے وہ ادھ موئے ہو چکے تھے۔

Hello 17! There are two men fighting here, its an emergency please come!

کیفے کی ایک ویٹریس نے ڈر کے مارے پولیس کو کال کر دی تھی۔دوسری طرف نائل نے راحم کو پٹک کر ٹیبل پر مارا۔

''سالے تُو نے مجھے مارا!'' نائل نے راحم کو کالر سے جھٹکا دیتے ہوئے کہا

''کمینے تُو نے بھی تو یہی کیا!'' اب راحم نے اس کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے ٹیبل پر پٹکا۔حالت یہ تھی کی نائل راحم کا کالر دبوچے ٹیبل پر تھا اور راحم اس کا کالر دبوچے کھڑا ہوا تھا۔اچانک سے کیفے میں ہلکی ہلکی پولیس کے سائرن کی آواز

گونجنے لگی۔مینجر سخت پریشان ہو چکا تھا،اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ پولیس کو کس نے بلایا۔پوچھنے پر پتہ چلا کہ کیفے کی ہی ایک ویٹریس نے پولیس کو کال کی تھی۔مینجر کا دل چاہا کہ

وہ لڑکی اس کے سامنے ہوا اور وہ اس کے دو تھپڑ لگا دے کیونکہ جو دو آدمی سامنے کتوں کی طرح لڑ رہے تھے وہ دونوں کوئی عام آدمی نہیں تھے۔

مینجر پولیس کی آواز سنتے ان دونوں کی طرف لپکا تھا۔

"سر! سر! رک جائیں پلیز سر! سر دیکھیں لگتا پولیس پہنچنے والی ہے پلیز رک جائیں!" مینجر ان دونوں کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے بولا

"Shit!"

راحم کو حیرت کا جھٹکا لگا اس نے فوراً اُسے نائل کو چھوڑا

"جینی ان کو جلدی سے بیک ڈور سے باہر نکالو!" مینجر پاس کھڑی ویٹریس سے کہنے لگا

پولیس کے سائرن کی آواز آہستہ آہستہ زیادہ ہوتی جا رہی تھی

راحم کے چہرے پر پریشانی صاف دکھائی دے رہی تھی جبکہ نائل بلکل پر سکون کھڑا تھا، اُس کو اِس سب سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

"ہے یو! کیا میں تمہیں پیسے اس وجہ سے دیتا ہوں کہ تم ہم پر پولیس بلواؤ؟" راحم مینجر پر چلاتے ہوئے بولا

"سوری سر! آئم ویری سوری یہ میری ایک ورکر سے ہوا ہے" مینجر نے ڈرتے ہوئے جواب دیا

”بلاؤ کون ہے وہ!“ راحم بولا

نائل بلکل چپ کھڑا تھا اُس کو کوئی خوف نہیں تھا کہ پولیس آرہی ہے یا پولیس ان کو پکڑنے والی ہے

”سوری سر یہ مجھ سے ہوا ہے“ بھورے بالوں والی لڑکی چہرہ جھکائے کھڑی تھی

نائل کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گیا تھا جب کہ راحم کو اس لڑکی پر شدید غصہ آرہا تھا

”یُو سٹوپڈ گرل“ اس کے لفظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ مینجر بول پڑا ”سر پلیز آپ نکلیں یہاں سے“

راحم بغور اس لڑکی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا جس کا چہرہ جھک جانے کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں پا رہا تھا

”سوری سر“ جینی پھر سے بولی

”سر پلیز آپ بات کو سمجھیں بہت مسئلہ ہو جائے گا۔ آپ دونوں کی امیج خراب ہو جائے گی!“ مینجر پھر سے بولا

”اب تم ہمیں بتاؤ گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں؟“ ابھی راحم بول ہی رہا تھا کہ نائل یکدم سے آگے بڑھا اور بیک ڈور سے باہر نکل گیا

”ابھی تو تم لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں اگلی بار دیکھنا“ وہ انگلی سے وارن کرتا ہوا نائل کے پیچھے بھاگا

جینی نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے اپنا سر اٹھایا لیکن اب اِس مینجر سے اُس کو کون بچاتا

"میں تمہیں کیسی لگتی ہوں؟"

"بہت پیاری" دو لفظی جواب دیا گیا

"بس اتنا ہی! یہ کیا بات ہوئی بہت پیاری بتاؤ نا کیسی لگتی ہوں؟"

"بہت پیاری کہہ تو رہا ہوں" پھر سے وہی جواب دیا گیا

"لوگ اپنے محبوب کے لیے غزلیں لکھ ڈالتے ہیں کیا کچھ نہیں کرتے اور ایک تم ہو جو میری ایک چھوٹی سی تعریف نہیں کر سکتے؟ جاؤ میں تم سے بات نہیں کرتی!" دوسری طرف سے بھرپور ناراضگی کا اظہار کیا گیا تھا

"ارے سنو تو! بات تو سنو یار"

"نہیں سننی" کہتے ساتھ فون کاٹ دیا گیا تھا

اور دوسری طرف ایک جاندار قہقہہ لگا تھا

"پاگل لڑکی"

وہ اپنے خیالوں میں گم چلتا جا رہا تھا۔ پیرس کی شدید ترین سردی میں بھی وہ بس ایک ہوڈی پہنے ہوئے تھا حالانکہ پاس سے گزرتے لوگوں نے تھرملز پہنے ہوئے تھے۔ لوگ اس کو حیرانگی سے دیکھتے ہوئے گزر رہے تھے۔

"ایک بار مجھ سے بات کر لو" آنکھوں میں آنسو لیے وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔

"پلیز ایک دفعہ پلیز! دنیا جہاں کی تعریف کروں گا۔ دیکھو نا کتنی ہی غزلیں لکھ ڈالی ہیں لیکن تم ہو کہ میری آواز سننے تک کو تیار نہیں ہو!"

وہ ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ آج بھی وہ زخم ہرے تھے۔ کہتے ہیں وقت ہر زخم بھر دیتا ہے لیکن جو زخم دل پر لگے ہوں وہ ناسور بن جاتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو زار و قطار نکل رہے تھے۔ لوگ اپنی منزلوں کی طرف جا رہے تھے لیکن اس کی منزل اس سے روٹھے بیٹھی تھی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ دھاڑے مار مار کر روئے لیکن اس کے حلق سے آواز تک نہ نکلی۔

"نائل۔۔۔" راحم بھاگتا ہوا اس تک پہنچا۔ اس نے نائل کو اس حالت میں دیکھتے ساتھ گلے لگا لیا۔

"میری جان میرے جگر کیوں کر رہا ہے ایسے؟"

"راحم تُو کہہ نا اُسے کہ مجھے معاف کردے۔تُو کسی طرح اس کو ڈھونڈ لے نا! تیری تو وہ ہر بات سنتی تھی۔وہ۔۔وہ کہتی تھی کہ تجھ میں اُس کو اُس کا بھائی نظر آتا ہے! تو کہہ نا جا کر اُس کو"

وہ کسی دیوانے کی طرح کبھی راحم کا چہرہ تھامتا تو کبھی اس کے کندھے تو یا پھر کبھی اس کے ہاتھ پکڑ لیتا

"نائل۔۔۔"راحم نے سرگوشی نما آواز میں اس کو پکارا۔آواز تکلیف کی وجہ سے اتنی مدھم تھی کہ صرف لب ہلتے نظر آئے۔

نائل نے راحم کے ہاتھ پکڑتے ہوئے آنسو صاف کیے اور کہا

"تُو پلیز جانااا اُس کے پاس اُس کو جا کر کہہ کہ میں معافی مانگ لوں گا اور اگر وہ پاؤں پکڑنے کو کہے گی تو وہ بھی پکڑ لوں گا!"

وہ آنسو بمشکل صاف کرتا تو دوبارہ اُس کا چہرہ آنسوؤں سے بھر جاتا۔درد کی شدت سے اُس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"نائل بات سُن میری!"راحم نے نائل کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا

"نہیں تُو بات سُن میری! تو جا تُو لے آنا اس کو،میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر تُو پلیز ڈھونڈ لا اُس کو!"وہ دھاریں مارتا ہوا رو رہا تھا،دونوں زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے۔

"نائل !!" وہ اس کو ہلائے جا رہا تھا لیکن نائل اس وقت کچھ سننے کو تیار نہیں تھا۔ اس نے بس ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی۔

"نائل !!!"

رااحم نے اِک دم اس کو کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ وہ کیسے اپنے جان سے عزیز دوست کو تکلیف میں دیکھ سکتا تھا۔

"پلیز نائل بھول جا اسے، اتنی لمبی زندگی پڑی ہوئی ہے کیا تُو ساری زندگی اس طرح رہے گا؟ اپنا نہیں تو ہمارا سوچ لے!"

وہ نائل کو دیکھتے ہوئے بولا جو چہرہ جھکائے ایک تھکے ہارے انسان کی طرح پیرس کی ایک سٹریٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

آتے جاتے لوگ اِن دونوں کو حیران ہو کر دیکھ رہے تھے۔ کوئی ہمدردی سے دیکھ رہا تھا تو کچھ آنکھیں رشک سے دیکھ رہیں تھیں۔ وہ تھا ہی ایسا، اُس انتہائی تکلیف دہ حالت میں بھی وہ بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا۔ لیکن کوئی اس سے پوچھتا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اگر آج اس سے یہ ڈیل کی جاتی کہ اپنی ساری دولت دے کر اُس اِک شخص کو حاصل کر لے تو وہ خوشی خوشی کر لیتا لیکن اُس کے پاس تو یہ آپشن موجود ہی نہیں تھا۔

اُس نے اِک دم سے اپنا چہرہ اٹھا کر راحم کو دیکھا تھا۔اِس دفعہ اُس کی آنکھوں میں وہ پہلے والی گر گراہٹ نہ تھی بلکہ راحم کو اُس کو دیکھ کر ایک دم سے خوف محسوس ہوا تھا۔

"راحم اُس کو ڈھونڈ لا یہ نا ہو کہ میری محبت نفرت میں تبدیل ہو جائے!"

"پاگل ہو گیا ہے تُو؟"راحم نے اس کو اس کی ہوڈی کے گلے سے جکڑتے ہوئے حیرت و بے یقینی سے پوچھا

"ہاہاہاہاہا"وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا۔آنکھوں میں سرخی کے ساتھ ساتھ اب نمی بھی تھی

"ہاں ہو گیا ہوں!اگر اس کی محبت کے لئے گر گرانے کے لئے لوگ مجھے پاگل کہیں گے تو ہاں میں پاگل ہوں!"

"وہ مان کیوں نہیں جاتی؟"آنکھیں پھر سے چھلکنے کو تیار تھیں

"تجھے کیا لگتا ہے جو تُو نے کیا ہے اُس کے بعد وہ تجھے معاف کر دیتی؟"اب وہ ایک دوست سے ہٹ کر ایک بھائی کی طرح اپنی بہن کا دفاع کر رہا تھا۔

نائل نے حیران ہو کر راحم کی طرف دیکھا

"راحم میں کہہ تو رہا ہوں کہ میں معافی مانگوں گا جب تک وہ مجھے معاف نہیں کر دیتی میں اس کے سامنے سے نہیں ہٹوں گا!"وہ تکلیف دہ انداز میں بولا تھا

راحم نے اپنی آنکھوں میں آئی ہوئی نمی کو پیچھے دھکیلا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اٹھ یار سب دیکھ رہے ہیں" راحم نے زمین پر سے اٹھتے ہوئے کہا

"وہ معاف کردے گی نا؟ کب کرے گی؟ کب میں اس کی آنکھیں دیکھوں گا؟ کب میں اس کی آواز سنوں گا؟ کب وہ میرا نام لے گی؟ وہ غیر مرئی نقطع کو گھورتے ہوئے بولے جارہا تھا۔۔راحم نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑتے ہوئے ایک لمبا سانس لیا اور اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کیے۔نائل کو اس حالت میں دیکھ کر کوئی راحم سے پوچھتا وہ کیسے یہ سب برداشت کررہا تھا۔اس نے اس کو زبردستی زمین پر سے اٹھا اور اپنے گلے لگا لیا تھا۔

"اگر تُو اس طرح ہی رہے گا تو نائل یہ نہ ہو کہ مجھے بھی دوبارہ نہ دیکھ پائے، تو میرا بھائی ہے اور کہیں یہ نہ ہو کہ اپنے بھائی کی تکلیف دیکھتے دیکھتے۔۔۔" راحم اتنا کہہ کر چپ کر گیا تھا۔

اور یہاں پر نائل کی آنکھوں میں کچھ ٹوٹا تھا۔وہ کیسے اپنے بھائی کے منہ سے اِس طرح کے لفظ سُن سکتا تھا۔وہ سٹِل ہو چکا تھا۔راحم ابھی بھی اس کو گلے لگائے کھڑا ہوا تھا۔

"واپس لوٹ آ نائل یہ نہ ہو کہ تیرے واپس آنے سے پہلے ہم تجھ سے بہت دور چلے جائیں اور تیری زندگی میں پچھتاوے کے سوا اور کچھ نہ بچے، ایک غلطی تو تُو کر بیٹھا ہے اس ایک غلطی کے پیچھے اور غلطیاں مت کر۔واپس لوٹ آ، ہمیں پہلے جیسا نائل واپس چاہیے۔"

نائل بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔آنکھیں خشک تھیں۔اس کے ذہن میں بس یہی لفظ ار بار گونج رہے تھے

"ایک غلطی تو تُو کر بیٹھا ہے اس کے پیچھے اور غلطیاں مت کر۔"

"واپس لوٹ آ نائل یہ نہ ہو کہ تیرے واپس آنے سے پہلے ہم تجھ سے بہت دور چلے جائیں"

"اگر تُو اِس طرح ہی رہے گا تو نائل یہ نہ ہو کہ ایک دن تُو مجھے بھی دوبارہ نہ دیکھ پائے۔"

اس کا سکوت اِک دم ٹوٹا جب دوبارہ راحم بولا

"ماں باپ للہ کی نعمت ہوتے ہیں۔ تُو اتنا خوش قسمت ہے کہ تیرے ماں باپ تیرے سامنے ہیں۔ تجھے ان کی خدمت کرنی چاہئے نہ کہ ان کو اس عمر میں تنہا چھوڑنا چاہئے۔ آخری عمر میں انسان کو جو سب سے بڑا خوف ہوتا ہے وہ تنہائی کا ہوتا ہے اور تُو ایک ہی اولاد ہے ان کی۔ کیوں اُن کو تنہائی کی مار، مار رہا ہے!"

راحم بولتے بولتے چپ ہوا، وہ ابھی بھی اس کو گلے لگائے ہوئے تھا

"راحم؟" ایک مانوس سی آواز اس کو سنائی دی تھی

"یہ دیکھو ہاشم بھی آگیا!" راحم نائل سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا

ہاشم نے آنکھوں اور ہاتھ کے اشارے سے راحم سے پوچھا کہ "اب یہ چپ کرے گا کہ نہیں؟" جس پر راحم نے اس کو اِک زبردست گھوری سے نوازا، جس پر وہ اپنا سا منہ بنا کر رہ گیا

"چل چلیں نائل ویسے بھی بہت سردی ہے!" راحم اجلت میں بولا

نائل بلکل چپ آنکھیں جھکائے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھا۔

''نائل!''راحم نے پھر بلایا۔

''ہاں!''اس نے چونک کر سامنے دیکھا

''ہاشم آگیا ہے چل بیٹھ گاڑی میں گھر چلیں یا پھر اِس سردی میں مرنے کا سین ہے؟''اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا

''ہمم'' یہ کہتے ساتھ وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا

''چل ہے تو تُو ڈرائیور لیکن میں تیرے ساتھ آگے بیٹھ جاتا ہوں''راحم گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے ہوئے بولا

''ابھی ماحول بڑا غمگین ہے ورنہ میں تجھے بتاتا!''ہاشم بھی دوبدو اس کا جواب دیتے ہوئے ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

راحم اور ہاشم دونوں سارے راستے نائل کو نوٹ کرتے ہوئے آئے۔وہ بلکل چپ تھا،گاڑی کی کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھنے میں اس طرح مگن تھا کہ جیسے آج سے پہلے اس نے یہ کبھی نہیں دیکھے۔راحم کو اتنا تو محسوس ہو گیا تھا کہ اس کے لفظوں نے نائل پر گہرا اثر چھوڑا تھا ۔وہ یہ سوچ کہ مطمئین تھا کہ شاید اب وہ بہت جلد دوبارہ سے اپنا پرانا والا نائل دیکھ سکے گا۔شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔لیکن کہتے ہیں نا کہ رات جتنی گہری ہوتی ہے دن

اُتنا ہی روشن ہوتا ہے اور شاید اب یہ گہری لمبی رات جلد صبح کے اُجالے میں تبدیل ہونے والی تھی۔

وہ تھکے ہارے انسان کی طرح سر پیچھے گرائے اپنے چہرے کا رخ کھڑکی کی جانب کیے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اب کیا کرے گا۔ بار بار راحم کے کہے گئے لفظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔اس نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچ لیا جیسے ان سوچوں سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔

وہ تھک گیا تھا ہار گیا تھا۔

”نائل ؟“راحم نے نائل کو بلایا

نائل نے غائب دماغی سے راحم کی طرف دیکھا اور پھر اس کو سمجھ آیا کہ وہ ہوٹل پہنچ چکے تھے، یہ سمجھتے ساتھ وہ گاڑی میں سے نکلا۔وہ تینوں ہوٹل کے اندر داخل ہوئے۔یہ پیرس کے ٹوپ ہوٹلز میں سے ایک ہوٹل تھا۔

“The Ritz Paris”

وہ تینوں لابی میں پڑے کاؤچ پر بیٹھ گئے تھے۔

”تُو ٹھیک ہے نا؟“اس دفعہ ہاشم نے فکر مندی سے کہا

”ہاں یار میں ٹھیک ہوں“نائل نے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا

"سچ بولوں تو تھک گیا ہوں" اس کی آنکھوں میں نمی گھلی تھی

"چُپ کر جا یار پریشان مت ہو" ہاشم نائل کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا

نائل کی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے تھے جن کو چھپانے کے لئے اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا

"میں واپس جانا چاہتا ہوں!" اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا

یہ سنتے ساتھ راحم اور ہاشم نے خوش ہوتے ہوئے نائل کو گلے سے لگا لیا

"اوئے رومیو چل اب پارٹی شارٹی کرتے ہیں!" ہاشم ان دونوں سے علیحدہ ہوتے ہوئے بولا

"ہاں تجھے تو بس اُن ہاٹ لڑکیوں کی پڑی ہے!" راحم نے منہ بناتے ہوئے کہا

"ابے اوئے میں نہیں بلاتا وہ تو لڑکیوں کو پہچان ہوتی ہے ہنڈسم لڑکے کی یعنی کہ میں!" وہ راحم کو چڑاتے ہوئے بولا

"بس کرو تم دونوں بولے جاتے ہو بولے جاتے ہو" نائل ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

"اچھا یار چھوڑ اس کو ہمیشہ سے ہی شریف بننے کا شوق رہا ہے، چل یار پارٹی کرتے ہیں!" اس نے پہلے راحم کی طرف دیکھا پھر نائل کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کی

"نہیں یار تم دونوں جاؤ میرا موڈ نہیں" نائل نے جواب دیا

"میں نے نہیں جانا اِس ڈرائیور کے ساتھ" راحم نے آنکھ کا کونا دباتے ہوئے کہا

”اؤےےےے ڈرائیور ہو گا تو سمجھے ےےے!!اگر مسٹر رحمان میرے کارڈز بلاک نہ کرتے تو آج میں تم لوگوں کی یہ دو ٹکے کی نوکری نہ کر رہا ہوتا!!“وہ ڈرامائی انداز میں بولا

”ہاہاہاہاہا“راحم کا بھرپور قہقہہ لگا

”نائل دیکھ لے اس کو چُپ کروا لے یہ نہ ہو کہ اس کے منہ پر پاکستان کا نقشہ بنا دوں!“نائل نے راحم سے تنگ پڑتے ہوئے کہا

”اوئے ڈرائیور! باس کے ساتھ ایسے زبان نہیں چلاتے“راحم نائل کے کچھ بولنے سے پہلے بول پڑا

”اچھا یار بس کرو تم دونوں!“ہاشم کچھ بولنے لگا تھا کہ اس سے پہلے نائل بول پڑا

”چل نا یارررر!“ہاشم پھر سے زور دیتے ہوئے بولا

”نہیں یار تم لوگ جاؤ میں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں، مجھے فلائٹ ٹائمنگ ٹیکسٹ کر دینا“وہ کاؤچ پر سے اٹھتے ہوئے بولا

”چل ٹھیک ہے تُو ریسٹ کر“راحم ہاشم کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

نائل اِن دونوں سے گلے ملتے لفٹ کی جانب بڑھ گیا

”تو نے مجھے چپ کیوں کروایا؟ وہ چلتا ہمارے ساتھ تھوڑا فریش ہو جاتا!“ہاشم راحم کی جانب رخ کرتے ہوئے بولا

اس کو کچھ وقت دو، تھوڑا اور ویٹ کر لو جہاں وہ واپس جانے کے لئے راضی ہو گیا ہے جلد ہی وہ پرانا والا نائل بھی بن جائے گا" راحم ہاشم کو سمجھاتے ہوئے بولا

ابھی نائل لفٹ کے انتظار میں کھڑا ہی تھا کہ اُس کے دل نے ایک بیٹ مِس کی،اس کو کسی کی موجودگی کا احساس ہوا،وہ تو لاکھوں میں بھی اس کی موجدگی کو پہچان جاتا تھا تو وہ اب کیسے نہ پہچانتا۔اس نے زرا سا بھی وقت ضایع کیے بغیر پچھلی طرف رخ پھیرا۔ لیکن وہاں کوئی نہیں تھا سوائے ہاؤس کیپینگ کے،وہ یہاں تھی اس کا دل کہہ رہا تھا۔وہ بھاگتا ہوا لابی کی طرف آیا لیکن وہاں بھی کوئی نہئں تھا سوائے اُس کے دوستوں کے جو اُس کو واپس آتا دیکھ اٹھ کھڑے ہوئے تھے، کچھ اور گیسٹ جو بیٹھے ہوئے تھے اور ہوٹل سٹاف کے جو ڈیوٹی پر تھا۔وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا لیکن پھر بھی اس کو وہ نہیں ملی۔

"کیا ہوا نائل تُو واپس اِدھر؟ کچھ چاہئے؟" راحم اُس کو دیکھتے ہوئے بولا

"نن-ن- نہیں کچھ نہیں" وہ ابھی بھی ارد گرد دیکھ رہا تھا

"تو پھر؟"اس بار ہاشم بولا

"کچھ نہیں میں چلتا ہوں مجھے لگا میں اپنا فون یہاں بھول گیا لیکن یہ دیکھو یہ تو میری پاکٹ میں تھا، چلو میں چلتا ہوں!"

"ہمم ٹھیک ہے، تم ریسٹ کرو ہم بھی نکل رہے ہیں یہ اپنی لِیا میڈم کے پاس اور ہم بھی زرا اپنی تھکن اُتار لیں" ہاشم نے آنکھ کا کونا دباتے ہوئے کہا

"تجھے لِیا سے اتنا مسئلہ کیوں ہے؟" راحم کوفت سے بولا

"اُس سے مجھے کیا مسئلہ ہو گا تو جانے اور تیری لِیا" ہاشم نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ دونوں پھر لڑنا شروع ہو چکے تھے

"اچھا اوکے میں جا رہا ہوں!" نائل نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ درمیان میں بول پڑا کہا

"ہاں اوکے جا تو میں زرا اِس سے حساب برابر کر لوں" ہاشم راحم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"اوکے بائے گائز"

"بائے" وہ دونوں اکھٹے بولے

نائل اِس وقت لفٹ میں تھا۔ وہ وہاں سے آ تو گیا تھا لیکن اُس کا دل اُس ہی احساس سے بھرا پڑا تھا کہ وہ یہاں کہیں اُس کے قریب ہے لیکن دماغ یہ کہہ رہا تھا کہ اگر وہ یہاں ہوتی تو نظر آ جاتی وہ صرف ایک وہم کے سوائے اور کچھ نہیں تھا۔ اور آخر کار اس نے اپنے دماغ کی ہی سنی اور اس کو اپنا ایک وہم سمجھ کر ٹال دیا۔

نائل کے جانے ک بعد ہاشم پھر سے راحم کو منانے لگ گیا کہ وہ اس کے ساتھ کلب چلے۔

"چل نا یار رررررر" ہاشم پھر سے راحم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"سوری مین لِیا میرا ویٹ کر رہی ہے" اس نے پھر سے ٹالتے ہوئے کہا

"تو پھر جا اب جا کیوں نہیں رہا اپنی اُس لیا کے پاس" ہاشم پھر سے منہ بناتے ہوئے بولا

"جا رہا ہوں سالے! تو کیوں نہیں جا رہا؟" راحم نے ہاشم کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"چل یار تجھ سے کیا چھپانا وہ دیکھ سامنے وہ جو ریسیپشن والی لڑکی ہے" ہاشم نے آنکھ کے اشارے سے اُس کو بتایا

"ہاں ہاں دِکھ رہی ہے" راحم نے جواب دیا

"تیرے بھائی پر مر مٹی ہے بیچاری" ہاشم نے پھر سے آنکھ دبائی

"نہ کر یار رر اِس نے تجھ جیسے بندر میں کیا دیکھا؟" راحم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"وہی جو اس لِیا بندریا نے تجھ کو جے میں دیکھا!" ہاشم نے بھی سختی سے ہونٹ مسکراہٹ کی شکل میں کرتے ہوئے جواب دیا

"لِیا بندریا نہیں ہے!"

"اوئے بس کر سائیڈ تو تُو ایسے لے رہا ہے جیسے محبت کرتا ہو اُس سے!" ہاشم منہ بنا کر بولا

"ہم صرف دوست ہیں اور کچھ نہیں، محبت وحبت ویسے بھی کچھ نہیں ہوتی!" راحم نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا

"اچھاااااتو جو وہ سالہ نائل کر بیٹھا ہے وہ کیا ہے کوئی سرکس؟" ہاشم راحم کی بات پر چوٹ کرتے ہوئے بولا

"اچھا!!! ہوتی ہو گی لیکن میں یہ سب چیزیں افورڈ نہیں کر سکتا" راحم نے اکتائے ہوئے لہجے میں بولا

"اچھا چھوڑ اِس لڑکی کو تو چیک کر" ہاشم اس لڑکی کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولا جس کے جواب میں وہ بھی مسکرادی

"کمینہ" راحم ہاشم کے سینے پر مکہ مارتے ہوئے بولا

"دیکھ یار راحم میں مانتا ہوں کہ اِس لڑکی نے مجھ میں پیسہ اور میں نے اُس میں اُس کو دیکھا ہے لیکن تُو تو یہ بھی نہیں مان رہا"

وہ پھر سے راحم کو تنگ کرتے ہوئے بولا

"میں نے آج تک تجھ سے بڑا کمینہ زندگی میں نہیں دیکھا" وہ اُس کو دھکا دیتے ہوئے ہوٹل سے باہر نکلا

"مجھ سے بڑا تو کبھی دیکھ بھی نہیں پائے گا!" وہ اونچی آواز میں اُس لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا اور اُس کے پیچھے لپکا جو ہوٹل کے باہر جا چکا تھا۔وہ ایک دوسرے کو یونہی تنگ کرتے رہتے تھے،اُن کی یہ باتیں صرف مزاق تک تھیں ہاں ہاشم تھوڑا سا زیادہ فرینک ہو جاتا تھا لیکن

انہیں لڑکیوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ فرینک ہونا چاہتی تھیں جبکہ نائل اور راحم نے اپنی کچھ لمٹس سیٹ کی ہوئیں تھیں۔اُن کی دائی جان نے اُن کو عورت کی عزت کرنا سکھائی تھی اور انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ کبھی بھی عورت degrade نہیں کریں گے۔ہاں وہ دوستی ضرور کرتے تھے لیکن کبھی بھی اپنی باؤنڈریز کراس نہیں کرتے تھے۔ان کے سرکل میں لڑکا لڑکی کا دوست ہونا ایک عام بات تھی، باتیں تو اور بھی بہت تھیں جو کہ عام مانی جاتی تھیں لیکن اُن کی دائی جان نے ان کو ہمیشہ عورت کو عزت اور احترام کی ہی نظر سے دیکھنا سکھایا تھا۔دائی جان اُن تینوں کے لئے بہت اہمیت رکھتی تھیں،وہ کام تو نائل کے گھر کرتی تھیں لیکن کیونکہ بچپن سے ہی راحم اور ہاشم کا زیادہ تر وقت نائل کے ساتھ گزرتا تھا تو وہ اِن دونوں کا بھی خیال رکھتیں اور اُن تینوں کو اچھے اور بڑے کا فرق سمجھاتیں۔

Clubb of Quality Content

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا جس کی بدولت اندھیرے میں ڈوبا کمرہ اِک دم روشن ہو گیا۔وہ ایک انتہائی خوبصورت کمرہ تھا۔بیڈ کراؤن کے آگے ایک خوبصورت کاؤچ رکھا گیا تھا جس کے سامنے پڑی ٹیبل پر ایک انتہائی نفیس واز رکھا گیا تھا۔اُس واز میں کچھ پھول رکھے گئے تھے جو اُس کی خوبصورتی کو اور بڑھا رہے تھے۔بیڈ کے درمیان میں سے دو پردے سائڈ ٹیبلز کے طرف کو جا رہے تھے۔بالکونی پر ایک چھوٹا سا شیشے

سے بنا ہوا ٹیبل رکھا گیا تھا جس کے ساتھ دو کرسیاں پڑی ہوئیں تھیں۔وہ پورا کمرہ royal era کے تھیم پر ڈیزائین کیا گیا تھا۔

اس نے اپنی ہوڈی اتاری اور کاؤچ پر پھینکتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔دسمبر کی ٹھرٹھراتی سردی میں بھی وہ گرم پانی کے بجائے ٹھنڈے پانی سے نہارہا تھا۔کالی پینٹ پہنے وہ شرٹلیس باہر نکلا اور فوراً سے سائیڈ ٹیبل کی دراز میں سے سگرٹ کا ڈبہ لے کر بالکونی پر چلا گیا۔وہ ابھی بھی شرٹلیس تھا۔اس کے بالوں میں سے نکلتے ہوئے پانی کے قطرے اس کی گردن سے گزرتے ہوئے اس کے six pack abs تک لکیر کی صورت میں گر رہے تھے۔یخ ٹھنڈی ہوائیں اُس کے جسم کو چھو کر گزر رہی تھیں لیکن وہ بالکونی کی ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگائے اپنے مشغلے میں مصروف تھا۔ایک سگرٹ ختم ہوتی تو وہ دوسری سلگا لیتا۔گیلے بالوں کو سلجھانے کی زحمت نہیں کی گئی تھی لیکن ہوا چلنے کے باعث وہ ماتھے پر آ گرے تھے۔بالوں میں سے پانی کی بوندیں ابھی بھی ٹپ ٹپ کر کے گر رہی تھیں لیکن وہ آنکھیں بند کیے سگرٹ پینے میں مصروف تھا۔اس نے کھڑے کھڑے سگرٹ کا پورا پیکٹ ختم کر ڈالا تھا۔وہ اندر روم میں دوسرا پیکٹ لینے کی غرض سے آیا لیکن سگرٹ کے پیکٹس ختم ہو چکے تھے۔وہ اس وقت شدت سے سگرٹ پینا چاہتا تھا۔وہ شدید غصے سے بالکونی پر آیا اور سختی سے ریلنگ کو جکڑ لیا۔ہاتھوں میں اِس حد تک سختی تھی کے اُس کی انگلیاں سفید پڑ رہی

تھیں۔اُس کی آنکھیں غصے کی شدت کی وجہ سے سرخ ہو رہیں تھیں۔ سرد ترین ہوائیں بھی اُس کے اندر کی آگ بجھانے میں ناکام ہو رہیں تھیں۔کچھ وقت گزرا تو اُس کی حالت میں کچھ بہتری آئی لیکن اُس کے اندر کی وحشت پھر بھی نہ ختم ہوئی۔وہ بالکنی سے اندر روم میں آیا اور بیڈ پر گرنے کی صورت لیٹ گیا۔بالکونی کا دروازہ ابھی بھی ویسے کا ویسا کھلا ہوا تھا لیکن وہ لاپرواہ انداز میں بیڈ پر سکون سے لیٹ گیا تھا جیسے باہر سردی کے بجائے لو کے دن چل رہے ہوں۔نہ جانے رات کے کس پہر اُس کی آنکھ لگی تھی ورنہ وہ کہاں اُس کو سونے دیتی تھی۔ہاں وہی جس کے آنے سے اُس کو یہ محسوس ہوا تھا کہ وہ مکمل ہو چکا ہے۔وہی جو اُس کے جینے کی واحد وجہ تھی۔اُس کو کبھی بھی کسی سے محبت نہیں ملی تھی، جس عمر میں بچے اپنے ماں باپ کے ساتھ کوالٹی ٹائم سپینڈ کرتے تھے وہ اکیلا گھر میں نوکروں کے سر پر پل رہا تھا اور پھر ایک وقت وہ آیا جب وہ بڑا ہو چکا تھا،ایک کمسن بچے سے ایک ہینڈ سم ینگ بیچلر آف داٹاؤن بن چکا تھا۔اور پھر۔۔۔وہ آئی،اُس نے یہ سوچ رکھا تھا کہ وہ کبھی اپنے دل میں کسی کو جگہ نہیں دے گا لیکن نہ جانے کیسے وہ اُس کے پتھر دل میں سما گئی۔پھر ایک دن وہ آیا کہ وہ اُس کو اپنی صفائی کا موقع دیے بغیر چھوڑ کر چلے گئی۔اب اُس کے پاس اُس کی یادوں کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔شاید اُس کی یادیں ہی تھیں جن کے سہارے وہ جی رہا تھا۔وہ ہر وقت ہر جگہ اُس کے خیالوں میں رہتی تھی اور وہ خوشی خوشی اُن میں کھویا رہتا تھا۔

میں کیا کہوں، کہ مجھے صبر کیوں نہیں آتا
میں کیا کروں، کہ تجھے دیکھنے کی عادت ہے

(جاری ہے)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

او میرے صنم

بقلم ازلین

قسط نمبر ۲

گاڑی اپنی رفتار کے ساتھ چل رہی تھی۔وہ دونوں ابھی ایک ہوٹل سے ڈنر کر کے نکلے تھے۔۔۔

"راحم تم پاکستان سے واپس کب آؤ گے ؟"لیا نے اُداس آنکھوں سے راحم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا لیا"

راحم نے ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔رات کے سائے گہرے ہوتے جا رہے تھے۔

"میں۔۔۔میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں"لیا نے ہچکچاتے ہوئے راحم سے کہا

"ہاں بولو"راحم نے ایک نظر اُس کو دیکھتے ہوئے دوبارہ سے نظریں ونڈ سکرین پر جما دیں تھیں۔

"میں۔۔"

"میں۔۔"

ابھی لیا کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اچانک گاڑی کسی وجود کے ساتھ ٹکرائی۔ گاڑی کی رفتار سلو ہونے کی وجہ سے اکسیڈینٹ ہوتے ہوتے بچا تھا!

"Oh god!"

راحم یکدم بریک لگاتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔ لیا بھی چہرے پر فکر مندی لیے باہر نکلی تھی۔

"Hey are you alright?"

راحم نے اُس گرے ہوئے وجود کے قریب جاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"آہ!" ہلکی سی آواز سنائی دی گئی تھی۔

"I I-m f-ff-fin- fine"

ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں جواب دیا گیا تھا۔ بار بار کوشش کرنے کے باوجود بھی وہ صحیح سے بات نہیں کر پا رہی تھی۔

اس لڑکی نے اٹھتے ہوئے چہرہ پلٹا تھا جس کی وجہ سے اُس کے چہرے پر پھیلے ہوئے بال پیچھے ہٹے اور اُس کا حسین چہرہ سامنے آیا تھا۔ بھورے رنگ کے بال جن کو لوز کرلز کی صورت میں میں کھلا چھوڑا گیا تھا، نیل گو سبز رنگ کی آنکھیں جو کہ کاجل سے مزین تھیں، یاقوتی لب جو کہ ڈارک ریڈ لپ سٹک سے سجائے گئے تھے۔ سردی کی شدت کی وجہ سے اُس کی ناک اور گال سرخ پر رہے تھے۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایا تھے۔ سرخ ٹاپ کے ساتھ کالے رنگ کی ٹائٹ سکنی پینٹ پہنے تھی، ساتھ ہی اُس نے کالے رنگ کی booties پہنے ہوئی تھیں۔ ہاتھ کی انگلیوں میں الگ الگ ڈیزائن کی رنگز پہنی گئیں تھیں۔

جیسے ہی اُس نے اپنے سامنے کھڑے اِس شخص کو دیکھا اُس کی آنکھیں حیران رہ گئیں تھیں۔ اور مخالف تو اُس کو دیکھ کر کسی سحر میں جکڑ چکا تھا۔ راحم کے لئے وہ وقت ٹھہر سا گیا تھا۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔ جیسے اُن دونوں کے سوا وہاں کوئی اور موجود ہی نہ ہو لیکن جلد ہی اُس پری پیکر کے بلانے پر وہ اِس سحر سے آزاد ہوا تھا۔

"تم۔۔! بدتمیز انسان۔۔! تم جاہل آدمی۔۔!"

اُس لڑکی کی آنکھیں کبھی بند ہوتی تو کبھی کھلتی۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو پا رہی تھی۔ راحم اور لیا کے لیے یہ سمجھنا مشکل نہ تھا کہ وہ لڑکی اِس وقت نشے کی حالت میں ہے۔

"تم بب دد تت ممم یز انس انسا انسان !"

وہ راحم کی جیکٹ کا کالر پکڑتے ہوئے بولی۔

"Hey stop"

راحم بوکھلا گیا تھا کہ یہ اُس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔وہ لڑکی اُس کو جیکٹ کے کالر سے پکڑے کھڑی تھی اور وہ ٹرانس کی کیفیت میں کھڑا اُس کو دیکھے جا رہا تھا۔اُس لڑکی آنکھیں بار بار بند ہو رہیں تھیں اُس کی پکڑ اُس پر ڈھیلی ہوتی جا رہی تھی۔راحم ہاتھ سائیڈوں پر گرائے کوئی مزاہمت کیے بغیر اُس کو دیکھے جا رہا تھا۔

"تم مجھے بولنے سے روک رہے ہو"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اُس کے گلے میں باہیں ڈال چکی تھی۔اُس کا انداز اب کی بار بلکل مختلف تھا۔اُس کی آواز میں کوئی غصہ کوئی ناراضگی موجود نہ تھی۔

"پتہ ہے تمہاری وجہ سے آج میری نوکری چلے گئی ہے۔"وہ اُس کے کندھے سے اپنا سر ٹکاتے ہوئے بولی۔اُس اِس حرکت پر راحم کے کان بے حد سرخ ہو چکے تھے۔

"کیا کیا تھا ہاں! کیا کیا تھا میں نے؟"

وہ دوبارہ غصہ سے اپنا چہرہ اُس کے کندھے سے ہٹا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"دیکھیے مِس آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے!"

لِیا نے اُس لڑکی کو سمجھاتے ہوئے راحم سے دور کیا۔

"چھوڑو مجھے!"

اُس لڑکی نے لِیا سے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوئی غلطی نہیں ہوئی، یہ گندہ آدمی آیا اور اِس کی وجہ سے میری نوکری چلے گئی!"

وہ رونے کے انداز میں پھر سے ارحم کے کندھے پر اپنا سر رکھے بول رہی تھی۔ راحم کو نا جانے وہ اُس کو اِس طرح بولتے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔ اُس کے چہرے پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ نے جگہ لے لی تھی جس کو اُس نے آسانی سے چھپا لیا تھا۔ وہ بھول گیا تھا کہ ابھی ابھی اِس لڑکی نے اُس کو نا جانے کتنی باتیں سنائی تھیں۔ وہ فوراً سے اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے اُس کو سمجھاتے ہوئے بولا

"دیکھیے میڈم میں آپ کو جانتا تک نہیں تو پھر میں آپ کو نوکری سے کیسے نکلواؤں گا؟"

"جھوٹ مت بولو میں نے اگر انجانے میں پولیس بُلوالی تھی تو کیا اتنی سی بات کے لئے تم نے مجھے نوکری سے نکلوا دیا!"

وہ لڑکی پھر سے راحم کے سینے پر بار بار ہاتھ مارتے ہوئے بول رہی تھی۔راحم کو اُس کی بات سُن کر حیرت ہوئی اور اِک دم اُس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔

"تو کیا یہ وہ کیفے والی لڑکی ہے"

اُس نے سوچا تھا۔

"دیکھیے میڈم میں نے آپ کو نہیں نکلوایا"

راحم نے اُس لڑکی کو پھر سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"اوو مسٹر! جھوٹ مت بولو سب تمہاری وجہ سے ہوا نہ تم وہاں تماشہ لگاتے نہ وہ بد تمیز مینجر مجھے نکالتا نہ میں اِس کلب میں آتی اور نہ ہی مجھے یہ ڈرنک"

ابھی وہ ٹیڑھی میڑھی شکلیں بنا کر اُس کو بتا ہی رہی تھی کہ وہ لڑکی اپنا بیلنس کھوتے ہوئے گرنے لگی تھی۔راحم جو اُس کے چہرے کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا فوراً اُس کی طرف لپکا اور اُس کو بازو سے کھنچا کہ کہیں وہ گر نہ جائے۔وہ لڑکی اُس کے سینے سے آ لگی

تھی۔ راحم اُس کو اِس طرح دیکھ کر ایک بار پھر مسکرایا تھا لیکن جلد ہی اُس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے لِیا سے کہا

"سمبھالو یار اِس کو"

لِیا ایک لمبا سانس کھینچتے ہوئے راحم سے اُس لڑکی کو پیچھے کیا۔ پیچھے کرنے پر اُن دونوں کو معلوم ہوا کہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ لِیا نے اُس کو سہارا دیتے ہوئے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹا دیا۔

"اب اِس لڑکی کا کیا کرنا ہے؟"

لِیا نے راحم سے پوچھا تھا۔

"مجھے کوئی آئیڈیا نہیں کہ اب کیا کریں"

راحم نے پریشانی سے لِیا کی طرف دیکھا۔ رات کے ساڑھے بارہ ہو رہے تھے۔

"راحم اِس کا بیگ کدھر ہے؟"

لِیا نے راحم سے پوچھا تھا۔

"بیگ؟"

"ہاں بیگ! اُس میں اِس کا فون ہو گا، ہم اُس سے اِس کے کسی جاننے والے کو کال کر لیتے ہیں شاید ہمیں اِس کا ایڈریس مل جائے"

لِیا نے راحم کو سمجھاتے ہوئے کہا

"ہاں وہ۔۔رکو میں دیکھتا ہوں یہاں کہیں گرا ہو گا"

راحم اُس کا بیگ ڈھونڈنے لگ گیا جو کچھ دیر بعد اُن کو مل گیا تھا۔

"یہ لو گاڑی کے بونٹ کے پاس گرا ہوا تھا"

"ہاں لاؤ"

لِیا نے اُس سے بیگ پکڑتے ساتھ، اُس میں سے فون نکال کر کانٹیکٹ لسٹ نکالی وہ کچھ حیران ضرور ہوئی یہ دیکھ کر کہ اُس میں صرف دو نمبرز سیوڈ تھے لیکن اِس بات کو نظر انداز کرتے اُس نے سبرینہ نامی لڑکی کو کال کیا

"What the hell Jennie! Where are you?"

جیسے ہی فون اٹھایا گیا سبرینہ کی غصے سے بھری آواز سنائی دی گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Umm Miss, calm down ,Lia Salazar here actually your friend is drunk andshe passed out, she's with us here safe and sound ,will you tell us your address so we could drop her off."

"WHAT! What happened to her ? Is she alright?

سبرینہ نے پریشانی سے پوچھا

"Miss I just told you she's perfectly fine don't worry ,umm...your address please?"

لِیانے پھر دوبارہ اُس کو تسلی دیتے ہوئے کہا

"The Ritz Paris"

سبرینہ نے جواب دیا

"Room number?"

لِیانے پھر سے پوچھا

“214”

”آپ ایسا کریں جینی کو ہوٹل لے کر پہنچیں میں ریسیپشن پر کال کر دیتی ہوں، میں ہوٹل سے دور ہوں“

سبرینہ نے انگریزی میں کہا تھا۔

“Okay”

لِیا نے سبرینہ سے کہا تھا۔

“Thank you”

سبرینہ نے جواب دیا۔ لَیا نے مسکراتے ہوئے فون کاٹ دیا تھا۔

“The Ritz Paris“

”اِس لڑکی کا نام جینی ہے اور ہوٹل کا روم نمبر 214 ہے اِس کی دوست نے بتایا ہے۔“

لِیا نے راحم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

”یہ تو میرا ہوٹل ہے میرا ابھی وہاں سٹے ہے، چلو پھر میں پہلے تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں اُس کے بعد ہوٹل کی طرف چلا جاؤں گا“

Clubb of Quality Content

راحم نے لِیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اور ٹھیک پندرہ منٹ بعد اُس نے لِیا کو اُس کے ہوٹل ڈراپ کیا تھا۔

"کیا تم سمبھال لو گے؟ میں ساتھ آؤں؟"

"نہیں نہیں" "I'll manage"

"ویسے بھی ہوٹل کا سٹاف وہاں ہی ہو گا وہ سمبھال لیں گے"

راحم نے لِیا کو تسلی دیتے ہوئے کہا

"Are you sure?"

لِیا ایک بار پھر بولی

"Yes yess! Now go"

راحم نے ہنستے ہوئے لِیا سے کہا

"اوکے بائے"

لِیا نے مسکرا کر کہا جس کے جواب میں راحم بھی مسکرایا اور وہ اندر چلے گئی

"ہیلو"

سبرینہ نے ریسیپشنسٹ کو کال کیا

"یس میڈم"

"میری ایک گیسٹ آئیں گیں کچھ دیر میں، وہ اپنی سینسز میں نہیں ہوں گیں آپ اُن کو روم نمبر 214 پہنچا دیجیے گا۔ میں بھی تھوڑی دیر میں ہوٹل پہنچ جاؤں گی"

سبرینہ لیپ ٹاپ کی سکرین کو نیچے کرتے ہوئے کہا

"میم آپ ہمیں اُن کا نام بتا دیں۔"

ریسیپشنسٹ نے سبرینہ سے پوچھا

"جینی"

سبرینہ نے جواب دیا

"اوکے میڈم" "We'll take care of her"

ریسیپشنسٹ نے جواب دیا

"تھینک یو"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سبرینہ نے ریسیپشنسٹ کا شکریہ ادا کیا

"نو پرابلم میم"

سبرینہ نے یہ سنتے ساتھ فون کاٹ دیا تھا۔

گاڑی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔اُس کی نظریں بار بار بیکو یئو مرر سے اُس پری پیکر پر جا رہی تھیں۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی اُس کی طرف کھنچا چلا جا رہا تھا۔آج تک کوئی لڑکی اُس کے اتنا قریب نہیں آئی تھی جتنا آج وہ آچکی تھی۔اپنی اِس حالت پر وہ خود حیران تھا وہ کیسے اور کیوں بار بار اُس لڑکی کی طرف اٹریکٹ ہو رہا تھا۔اُس کا اُس کے قریب آنا، اُس کا کالر پکڑنا، گلے میں باہیں ڈالنا، اُس کے کندھے کے ساتھ سر لگانا، آنکھوں کا پٹپٹانا۔وہ سب یاد کر کہ کھل کر مسکرایا تھا۔وہ ڈارک براؤن آنکھیں آج سے پہلے کبھی ایسے مسکرائی نہ تھیں۔ماتھے پر گرے بالوں کو اُس نے اپنے ایک ہاتھ سے پیچھے کی طرف کو جھٹکا دیا تھا۔مسکراہٹ نے ابھی بھی اُس کے چہرے کا احاطہ کیا ہوا تھا۔

ہوٹل پہنچنے کے بعد سب سے مشکل مرحلہ یہ تھا کہ اب اُس لڑکی کو گاڑی سے کیسے نکالا جائے۔راحم نے گاڑی کی چابیاں valet کو دیں کہ وہ گاڑی پارک کر دے۔گاڑی کا پچھلا

دروازہ کھولتے ہی مسکراہٹ نے پھر سے اُس کے لبوں کو چھو لیا تھا۔اُس نے اُس کی باہیں اپنے گلے کے گرد ڈالیں جس طرح پہلے وہ اُس کے گلے میں باہیں ڈالے کھڑی تھی۔اِس طرح اُس کو پکڑنے سے اُس کے کان پھر سے سرخ ہو گئے تھے۔راحم نے اُس کی کمر میں بازو ڈالتے اندر کی طرف لے جانے لگا۔جینی ابھی بھی بے ہوش تھی۔

راحم اُس کو تھامے ہوٹل میں داخل ہوا تھا۔ہوٹل کا سٹاف اُن دونوں کو دیکھ کر اُن کی طرف بڑھا اور اُس کے ساتھ جینی کو سہارہ دیتے ہوئے کاؤچ پر بٹھا دیا تھا۔

"یس سر ہاؤ کین آئی ہیلپ یو؟"

ہوٹل سٹاف نے راحم سے پوچھا تھا۔

"یہ روم نمبر 214 کی گیسٹ ہیں۔"

راحم نے ریسپشنسٹ سے کہا تھا۔

"آپ اِن کا نام بتا سکتے ہیں جسٹ ٹو کنفرم"

"جینی"

راحم نے اُس لڑکی کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"اوکے سر ہمیں آرڈر ملا تھا کہ اِن کو روم تک پہنچا دیں ہم انہیں سمبھال لیں گے"

راحم ہاں میں سر ہلاتا پیچھے ہو گیا تھا۔اُن کے درمیان یہ تمام باتیں انگریزی میں کی گئیں تھیں۔

ہوٹل سٹاف کی دو لڑکیاں آگے بڑھیں اور جینی کو تھام کر لفٹ کی جانب لے گئیں تھیں۔وہ لفٹ میں بند ہو کر چلے بھی گئی تھی لیکن وہ وہیں کھڑا بے خیالی میں لفٹ کے بند دروازے کو دیکھے جا رہا تھا۔اُن ڈارک براؤن آنکھوں کی چمک اب ماند پڑ چکی تھی۔

"اوئے تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟"

ہاشم جو ابھی باہر سے آیا تھا راحم کو لابی میں دیکھ کر رُک گیا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔تم کہاں تھے؟"

راحم نے اُس کے سوال کو ٹالتے ہوئے پوچھا

"جہاں مجھے ہونا چاہئے تھا"

ہاشم نے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے راحم کو جواب دیا تھا۔

"تم کب ڈرنک کرنا چھوڑو گے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحم نے ہاشم سے کہا تھا۔ اگر راحم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی یہ جان نہ پاتا کہ ہاشم اِس وقت نشے کی حالت میں ہے۔ وہ چاہے جتنا مرضی نشہ کرتا لیکن کبھی بھی اپنا ہوش نہیں گواتا تھا۔ وہ اپنی سینسز میں رہتا تھا۔ نہ تو اُس کی چال کو فرق پڑتا تھا اور نہ ہی سنسز کو۔

”کیا کسی نے میرے لیے کسی کو چھوڑا تھا؟“

وہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لیے راحم سے پوچھ رہا تھا جس پر راحم لاجواب ہو گیا تھا۔

”چل رات بہت ہو گئی ہے۔“

جواب نہ ملنے پر ہاشم نے راحم سے کہا جس پر وہ سر ہلاتا لفٹ کی جانب بڑھا اور وہ دونوں اپنے رومز کی طرف چلے گئے۔

”لے آؤ لے آؤ“

نائل نے ابھی اپنے روم کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ ہاشم روم سروس کو اندر آنے کا کہتے ساتھ خود بھی اندر داخل ہوا۔ ہاشم کے پیچھے ہی راحم کمرے میں داخل ہوا تھا۔ نائل اپنی کالی آنکھوں میں حیرت لیے اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اِس وقت رَف ٹَف حُلیے میں، سفید ٹی شرٹ کے

ساتھ سفید کارگو پینٹس پہنے ہوئے تھا۔ کالے بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے، کسرتی بازوٹی شرٹ میں سے نظر آرہے تھے۔ چھ فُٹ سے نکلتا قد، گوری رنگت، وہ کسی یونانی دیوتا سے کم نہ تھا۔

"شاباش!!"

ہاشم نے روم سروس سرور کو شاباشی دی جس کے بعد وہ ناشتہ ٹیبل پر سیٹ کر کہ وہاں سے چلا گیا تھا۔ راحم ہاشم کے ساتھ بیٹھتا اپنے فون پر آئی میلز چیک کرنے لگ گیا تھا۔

"اِدھر آ چیتے چل ناشتہ کرتے ہیں، اب اوئے کبھی تو چھوڑ دیا کر اِس کو!"

ہاشم نائل کو بلانے کے بعد راحم سے فون کھینچتے ہوئے بولا تھا۔

"یار دیکھنے دے نا!"

راحم نے ہاشم سے فون لینے کی کوشش کی۔

"چُپ پہلے ناشتہ، آ نائل تُو بھی!"

ہاشم نے دونوں کو بُلایا تھا۔

Clubb of Quality Content

نائل جو اُن دونوں کو لڑتا دیکھ رہا تھا چُپ چاپ ناشتہ کرنے لگ گیا۔ راحم بھی ہاشم کو گھورتا ہوا ناشتہ کرنے لگا۔

"دیکھو میں آج اتنا اااااا جلدی اٹھا ہوں تو پھر تم لوگوں کو چاہیئے میرا ساتھ دو ویسے بھی تو یہ راحم تو کام کی وجہ سے اٹھا ہی ہوتا اور تُو بھی تو نماز پڑھ کے جاگ ہی رہا ہوتا۔"

ہاشم کروسینٹ کو کافی کے ساتھ کھاتے ہوئے بولا تھا جس پر نائل نے ایک نظر اُس کو دیکھا۔

"وہ کیا کہتے ہیں بھلا نائل

حیرت ہے تم کو دیکھ کے مسجد میں اے خمارؔ

کیا بات ہو گئی ______ جو آج خدا یاد آ گیا

واہ واہ واہ واہ!"

ہاشم نے خود کو داد دیتے ہوئے کہا، نائل کے کافی کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کچھ پل کے لئے تھمے تھے لیکن جلد ہی اپنے آپ پر کابو پاتے وہ کافی پینے لگا۔

"تُو اتنی ہی بک بک کرتا ہے کہ کل رات کی وجہ سے کوئی سائڈ افیکٹ ہوا ہے؟"

راحم نے لبوں پر مسکراہٹ لیے اور آنکھوں میں دبہ دبہ غصہ لیے ہاشم سے پوچھا تھا۔

"نہیں میں تو ایسا ہی ہوں"

ہاشم پپی فیس بناتے ہوئے راحم سے بولا جس پر راحم نے اُس کو گھورا تھا۔

"اووو! وہ۔۔وہ اصل میں کیا ہے نا کہ وہ۔۔وہ کل کچھ زیادہ ہی شاید ڈرنک کر لیا ہاہاہا"

ہاشم نے جھوٹی ہنسی ہنستے ہوئے راحم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں نے جان پوچھ کہ نہیں کہا یہ سب۔نائل اِس سب کے درمیان خاموش بیٹھا آنکھیں جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔

"ٹکٹس بُک ہو گئیں؟"

نائل اِس سب کے دوران پہلی بار بولا تھا۔

"ہاں آج شام چھ بجے کی"

راحم نے فوراً جواب دیا۔

"ہمم۔۔اوکے"

نائل یہ کہتے ساتھ اُٹھ کر باتھروم کی طرف چلا گیا تھا۔

"پاگل ہو گیا ہے تُو کیا بولے جا رہا تھا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نائل کے باتھروم جانے ک بعد راحم ہاشم سے بولا تھا۔

"میں نے تھوڑی ناجان پوچھ کر کہا تھا"

ہاشم نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

"میں تو اپنی طرف سے اُس کا موڈ اچھا کرنا چاہتا تھا"

ہاشم ایکسپلینیشن دیتے ہوئے بولا تھا۔

"چلو کوئی بات نہیں جو ہو گیا سو ہو گیا"

راحم دوبارہ سے اپنا فون پکڑتے ہوئے بولا تھا۔

"ہمم"

ابھی ہاشم اتنا ہی بولا تھا کہ اُس کا فون بج پڑا

"ہائے ڈارلنگ"

ہاشم راحم کو آنکھ ونک کرتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

"یہ کبھی نہیں سُدھر سکتا"

راحم نے بلاتامل کہا تھا۔

"آہ!"

جینی اپنا سر تھامتے ہوئے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کراہی تھی۔

"یہ لو"

سبرینہ نے لیمن ٹی جینی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو لیکن میں یہاں کیسے پہنچی؟"

جینی اپنا سر دباتے ہوئے بولی تھی۔

"میڈم آپ ہوش میں رہیں تو آپ کو پتہ ہو!"

سبرینہ نے مسکراتے ہوئے جینی سے کہا۔

"لیکن پھر بھی میں۔۔میں یہاں کیسے پہنچی؟"

جینی نے جھینپتے ہوئے سبرینہ سے دوبارہ پوچھا۔

"کوئی لڑکی تھی لِیا نامی اُس نے تمہارے فون سے کال کی تھی تو میں نے کہا کہ آپ اِن محترمہ کو میرے ہوٹل چھوڑ جائیں"

سبرینہ نے محترمہ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! اچھا۔۔"

جینی بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔ابھی جینی اتنا ہی بولی تھی کہ سبرینہ کا فون بج پڑا تھا۔

"جینی ویٹ آ منٹ۔ڈیڈ کی کال"

سبرینہ نے جینی کو چُپ رہنے کا کہہ کر کال پِک کی تھی۔

"ہیلو!"

سبرینہ فون کان کے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

"کانفرنیس ختم ہو گئی؟"

حال احوال پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی۔

"یس ڈیڈ"

سبرینہ نے دو لفظی جواب دیا تھا۔

"ہمم۔۔ٹھیک ہے آج شام کی فلائٹ سے واپس آؤ۔"

فون کی دوسری طرف سے پھر سے کہا گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بٹ ڈیڈ آج شام کی میٹنگ؟"

سبرینہ نے پوچھا تھا۔

"وہ کینسل ہو چکی ہے آج شام کی فلائٹ سے واپس پہنچو"

دوسری طرف سے ایک بار پھر اورڈر دیا گیا۔

"یس ڈیڈ۔۔۔امم بائے ڈی"

ابھی سبرینہ کے لفظ منہ میں ہی تھے کہ دوسری جانب سے فون کاٹ دیا گیا تھا۔

"ڈیڈ"

سبرینہ نے سرگوشی کی صورت میں بولا جو صرف وہ خود سُن پائی تھی۔

"Is everything alright?"

جینی نے سبرینہ کہ پاس آتے ہوئے کہا جو ٹیبل پر سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا رہی تھی۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔"

سبرینہ نے لبوں پر مسکراہٹ لیے جینی سے کہا تھا۔

"کیا ہوا، کیا کہا انکل نے؟"

جینی نے سبرینہ کے سامنے آتے ہوئے کہا تھا۔

"کچھ نہیں بس واپس بُلا رہے ہیں۔"

سبرینہ نے جینی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کیوں کیا ہوا اتنا اچانک کیوں بُلا رہے ہیں؟"

جینی نے حیرانگی سے سبرینہ کو بولا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ اور ویسے بھی تو دو دن بعد جانا ہی تھا تو آج ہی سہی!"

سبرینہ نے جینی کی سائیڈ سے نکلتے ہوئے کہا تھا۔

"تو پھر آج جو تمہاری میٹنگ تھی اُس کا کیا ہو گا؟"

جینی نے پھر سے سبرینہ کے پاس آتے ہوئے کہا جو اب اپنی فائلز چیک کر رہی تھی۔

"کچھ نہیں ڈیڈ نے کہا ہے کہ وہ کینسل ہو گئی ہے!"

سبرینہ نے ساری فائلز اٹھا کر لیپ ٹاپ کے پاس رکھیں۔

"اوہ اوکے!"

جینی یہ کہہ کر لیمن ٹی پینے لگ گئی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

شام کے چار بج رہے تھے۔ دسمبر کے آخری دن ہونے کی وجہ سے سردی اپنے عروج پر تھی۔ کالے رنگ کی مرسیڈیز ائیرپورٹ پر آکر رکی تھی۔ نائل گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلا تھا۔ کالی ٹرٹل نیک جرسی کے ساتھ کالی پینٹ پہنے ہوئے تھا، بائیں ہاتھ کی کلائی میں رولیکس کی "GMT-Master 2" پہنی گئی تھی۔ وہ دائیں بازو میں کالے رنگ کا لونگ کوٹ ڈالے کھڑا تھا جس کو اُس نے گاڑی سے اترنے کے بعد ایک سٹائل سے پہنا تھا۔ دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی میں سلور کلر کی ایک رنگ پہنی گئی تھی۔ جرسی کے گلے کی زِپ میں ڈالی گئی سنگلاسس کالی ٹھہری ہوئی آنکھوں پر ٹکائی گئی جس کی وجہ سے جو ہلکی ہلکی سورج کے غروب ہوتی ہوئی شعائیں تھیں وہ بھی آنکھوں تک پہنچنا رک گئیں تھیں۔

"آہ آہ میری آنکھیں، آہ نظر نہیں آرہا!"

ہاشم گاڑی کی دوسرے سائیڈ کے دروازے سے نکلتا ہوا بولا، ساتھ ہی راحم کی گاڑی آکر دوسری طرف رکی تھی۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟"

راحم جو ابھی اِن کے پاس پہنچا تھا نا سمجھی سے ہاشم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔وہ ڈائریکٹ اپنی میٹنگ اٹینڈ کر کہ ایئر پورٹ پہنچا تھا۔

"اب اگر کوئی اتنا ہینڈ سم ہو گا اور اِس طرح گاڑی میں سے نکلے گا تو آنکھیں تو دُکھیں گیں نا"

ہاشم نے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ساتھ نائل کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ہاشم کی اِس بات پر نا چاہتے ہوئے بھی نائل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

"تُو کیا چیز ہے!"

راحم نے ہنستے ہوئے ہاشم کو کہا تھا۔

"صاحبزادا ہاشم سلطان"

ہاشم اپنی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے بولا تھا۔وہ سفید شرٹ کے اوپر مسٹرڈ کلر کی over sized ہوڈی کے ساتھ سفید کارگو پین ٹس پہنے ہوئے تھا۔وہ تینوں وجیہ تھے لیکن نائل میں ایک الگ کشش تھی۔نائل کو مسکراتا دیکھ وہ دونوں بھی کھل کر مسکرائے تھے۔

"چلو چلیں اندر!"

نولز کلب
Clubb of Quality Content

نائل اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا اور پھر وہ تینوں اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔

فلائٹ میں پندرہ منٹ رہ گئے تھے۔اناؤنسمینٹ سٹارٹ ہو چکی تھی۔

"کدھر چلا گیا ہے یہ ہاشم اب؟"

نائل نے پریشان ہوتے ہوئے راحم سے پوچھا تھا۔

"یار کہہ کہ تو یہی گیا تھا کہ ریسٹ روم جارہا ہے۔"

راحم ہاشم کو کال کرتے ہوئے بولا تھا۔

نائل ویٹنگ لاؤنج سے نکلا ہی تھا کہ سامنے اُس کو ہاشم دکھائی دیا کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑے اُس سے باتیں کر رہا تھا۔نائل چلتا ہوا اُس کے پیچھے آرُکا۔

"اچھا تو ڈارلنگ۔۔پتہ ہے تمہارے ہاتھ میں لکھا ہے کہ تمہاری لائف میں بہت جلد ایک ہینڈسم آدمی آئے گا اور"

ہاشم اُس لڑکی کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا کہ نائل درمیان میں بول پڑا

"اور؟"

"اور یہ کہ۔۔ارے تمہاری آواز کو کیا ہوا بیوٹی فُل؟"

ہاشم ابھی بھی نظریں اُس لڑکی کے ہاتھ پر ٹکائے ہوئے بولا تھا۔

"کچھ نہیں مسٹر ہاشم! بس ہماری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے"

ہاشم یک دم اُس لڑکی کا ہاتھ چھوڑتے پیچھے مڑا تھا۔

"چلیں مسٹر ہاشم؟"

نائل سنجیدگی سے ہاشم کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"امم ہا-ہاں ڈارلنگ آئے وِل کال یُو لیٹر"

نائل اپنا چہرہ نہ میں ہلاتے ہوئے، ہاشم کو کندھے سے کھینچتا ہوا لے گیا تھا۔اُس لڑکی کے ہنسنے پر ہاشم نے پیچھے مڑ کر اُس لڑکی کو آنکھ وِنک کی تھی اور ساتھ نائل کی طرف سے اشارہ کیا کہ یہ آدمی پاگل ہے۔نائل اُس کو بازو سے کھینچتا راحم کے پاس لے گیا۔

"کدھر تھا تُو چل فائنل کال ہے اب!"

راحم اُن دونوں کے آتے دیکھ اُن کی طرف بڑھا تھا۔

راحم اور ہاشم لڑتے ہوئے پلین میں آبیٹھے تھے جبکہ نائل خاموشی سے پلین کے شیشے سے باہر دیکھنے لگ گیا تھا۔ پلین اب رَنوے پر ٹیکسی کرنے لگ گیا تھا۔

"دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں میرا جانا بہت ضروری ہے!"

سبرینہ نے ڈیوٹی پر موجود پرسنیل کو کہا تھا۔

"سوری میڈم بَٹ اب کچھ نہیں ہو سکتا پلین کچھ ہی منٹس میں ٹیک آف کرنے والا ہے"

ڈیوٹی پر موجود پرسنیل نے سبرینہ کو جواب دیا تھا۔

"دیکھیں پلیز سر کوئی تو سولوشن ہوگا! آپ سمجھنے کی کوشش کریں میرا آج کے آج پاکستان جانا بہت ضروری ہے!"

سبرینہ نے بے حد پریشانی لیئے اُس پرسنیل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"سوری میڈم"

پرسنیل نے سبرینہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"اوکے۔۔۔ تھنک یُو!"

سبرینہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ پرسنیل کو کہا۔

"کیا بخت میرے بخت میں لکھی ہوئی ہے؟"

نائل نے پلین کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔

اور پلین نے ٹیک آف کر لیا تھا۔

"تو تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔"

سبرینہ نے گلاس وال سے باہر ٹیک آف کرتے ہوئے پلین کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اور ایک ٹھنڈی سانس ہوا میں چھوڑتے وہ پاس میں پڑے ہوئے کاؤچ پر بیٹھ گئی تھی۔

(جاری ہے)

Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری
شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842